Volume II
No. 2

SP. II-2-74(E)
400

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, March 29, 1974

CONTENTS

	PAGES
Adjournment Motion Re: Naval Bases Around Arabian Sea—(*Ruled out*)	47
Adjournment Motion Re : Instability of Cotton Prices—(*Not Pressed*)...	50
Message from N A. Secretariat Re : Adoption of the Economic Reforms (Amendment) Bill, 1974—(*Read out*)	54
Message from N.A. Secretariat Re : Adoption of the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Bill, 1974—(*Read out*) ...	54
Message from N.A. Secretariat Re : Adoption of the Displaced Persons Land Settlement (Amendment) Bill, 1974—(*Read out*)	55
The Copyright (Amendment) Bill, 1974—(*Withdrawn*)	55
Standing Committee Report Re : Administrator General (Amendment) Bill, 1974—(*Presented*)...	56
The University Grants (Commission) Bill, 1974—(*Adopted*)	56

PRINTED BY THE MANAGER, READING PRINTING PRESS 4 - URDU BAZAR, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER FOR PUBLICATION, KARACHI

Prices Ps. 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Friday, March 29, 1974

The Senate of Pakistan met in Assembly Chamber (State Bank Building), Islamabad, at four of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

ADJOURNMENT MOTION RE: NAVAL BASES AROUND ARABIAN SEA

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب ! آپ کی تحریک التواء کل ہوگئی تھی ؟

خواجہ محمد صفدر : جی جی قبلہ - - - - -

جناب چیئرمین : پیشتر اس کارروائی کے میں ایوان سے گذارش کروں گا کہ بعض وجوہات کی بنا پر جن کا تذکرہ کرنا ضروری نہیں ہے ، ہمارے پاس انگلش کے رپورٹر بہت کم ہیں - البتہ اردو کے رپورٹر ہیں جو کہ گذارا کرسکتے ہیں لہذا آج آپ کوشش یہی کیجیے کہ اردو میں تقاریر کریں کیونکہ انگلش کے رپورٹر صرف دو ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ تقریریں اردو میں کریں - اگر کوئی صاحب اپنے خیالات کا اظہار انگریزی زبان کے سوا نہیں کرسکتے تو پھر مجبوری ہے ، وہ انگریزی میں تقریر کرسکتے ہیں - یہ میری درخواست ہے -

اب آپ تحریک التواء جس کا کل کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا ، ہونا تو چاہیے تھا ، تو اس تحریک التوأ پر آپ اپنی تقریر جاری رکھیں لیکن اپنے سامنے صرف تین نکتے رکھیں کیونکہ ان کی طرف سے اعتراض ہوا تھا تو میں نے جیسا کہ آپ کو کہا تھا ، تین باتوں کی طرف توجہ کیجیے ، جن پر فیصلہ کا دارومدار ہے - ایک یہ ہے کہ یہ urgent ہے ، دوسرا یہ ہے کہ یہ recent ہے اور تیسرا نکتہ یہ ہے کہ اس کا گورنمنٹ پاکستان سے concern ہے تو جہاں تک recent

[Khawaja Mohammad Safdar]

کا تعلق ہے کل اس پر بہت بحث کی جا چکی ہے - اب صرف urgent کا نکتہ ہے آپ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیے -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! جہاں تک اس تحریک التواء کے urgent ہونے کا تعلق ہے میں یہ عرض کروں گا کہ جس مسئلہ کا ذکر میں نے اپنی تحریک التواء میں کیا ہے یہ اس قسم کا مسئلہ ہے کہ جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے - میں اپنے ملک کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ درخواست کروں گا کہ یہ فوری توجہ طلب مسئلہ ہے کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق پاکستان کی سالمیت سے ہے - ہمارے ساحلوں کے قریب دو بڑی طاقتوں نے فوجی اڈے قائم کرنے شروع کردیے ہیں ، مزید اس کے متعلق اور کچھ نہیں کہوں گا - جہاں تک دوسرا نکتہ ہے جو کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت پاکستان کا یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور بقاء کے متعلق جو بھی ضروری اقدامات ہیں وہ کرے - گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور بقاء کے تحفظ اور حفاظت کے لیے جو کچھ بھی کرسکتی ہے وہ کرے - بڑی بڑی طاقتیں ہمارے ساحلوں کے قریب اڈے قائم کر رہی ہیں اس لیے میرے نکتہ نظر سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسی لیے میں نے اپنی تحریک التواء یہاں پیش کی ہے -

Thank you very much.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس تحریک التواء کا فیصلہ دو اعتراضات کے جواب پر مبنی ہوگا جو جناب پیرزادہ صاحب نے اٹھائے تھے اور جن کی طرف آپ کی توجہ میں نے مبذول کرائی تھی ، وہ ہے Rule 71 پیرا (*a*) اور (c) - میں نے کل آپ کو بتا دیا تھا -

urgency کے وہ معنی نہیں ہوسکتے کہ جو آپ سمجھیں یا میں سمجھوں - urgency کے وہ معنی ہوسکتے ہیں جو کسی مستند ڈکشنری میں ہوں یا کسی اور جگہ ہوں یا اسپیکروں نے بہت عرصہ سے اس پر کوئی rulings دی ہوں - میں آپ کی توجہ اس رولنگ کی طرف مبذول کراتا ہوں جو اسپیکر مولنکر نے دی تھی کہ اس نے ہاؤس آف کامنز کی رولنگ کا حوالہ دے کر فیصلہ کیا تھا :

This was the ruling given by Speaker Maulankar which was based on a decision of the House of Commons' Speaker, Mr. Peel

The test of urgency visualised in respect of adjournment motion is the test expressed in the old dictum of Mr. Speaker Peel in the House of Commons.

اس کی کتاب بھی ہے - یہ ایک رولنگ ہے جو کہ اسپیکر مولنکر

نے دی تھی ۔ اس نے ہاؤس آف کامنز کی رولنگ کا حوالہ دے کر فیصلہ کیا ہے ۔ میں مجبور ہوں کہ اس کو انگریزی میں quote کرنا ہوگا ، کیونکہ اردو میں ترجمہ بڑا مشکل ہو جائے گا ۔ تو مجبوراً یہ چند الفاظ انگریزی میں کہنے پڑیں گے ۔ یہ ہاؤس آف کامنز کے مسٹر پیل کہتے ہیں ۔ انہی کے الفاظ ہیں :

"Indian Speaker : He said, what I think was contemplated on the occurrence of some sudden emergency either in home or foreign affairs or both.

"Speaker Peel of House of Commons : Now the crucial test always is as to whether the question proposed to be raised has arisen quite suddenly and created an emergent situation of such a character that there is a *prima facie* case of urgencey and the House must therefore leave aside all other business and take up consideration of the urgent matter at the appointed hour."

یہ انڈین اسپیکر اور مسٹر پیل ہاؤس آف کامنز کے الفاظ ہیں ۔ با الفاظ دیگر یہ واقعہ اتنا جلدی اور فوری واقع ہوا ہے کہ اب ضروری ہوگیا ہے کہ سینٹ اپنی تمام کارروائی معطل کر دے اور کوئی کارروائی نہ کرے اور اسی مسئلہ پر بحث کرے ۔ یعنی اتنی جلدی میں یہ واقعہ ہوا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے کہ ایوان کی کارروائی معطل کر کے اس پر بحث کریں ۔ آگے چل کر وہ کہتے ہیں :

"The urgency must be such a character that the matter really brooks no delay and should be discussed on the same day that notice has been given."

تو میں نے یہ رولنگ اس لیے پڑھی ہے کہ اگرچہ یہ پبلک importance کا معاملہ تو ہے لیکن اس کی urgency اس واسطے نہیں ہے ، اور ان معنوں میں نہیں ہے کہ یہ واقعہ کچھ فوری نمودار نہیں ہوا ہے ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ Russia یا U.S.A. یا کوئی اور ملک Indian Ocean یا عرب Ocean میں عمان کے نزدیک یا سومالی لینڈ کے نزدیک جو اڈے بنا رہے ہیں ، یہ سلسلہ بہت عرصہ سے جاری ہے اور آہستہ آہستہ جاری ہے ۔ آج یہاں اڈہ دوسرے دن وہاں اڈہ کم از کم میں دو تین سال سے دیکھ رہا ہوں ۔ جو بھی طاقت ور ملک ہیں ، جن کو Super Powers کہتے ہیں ، ان کی آنکھیں ایشیا اور امریکہ میں آس پاس لگی ہوئی ہیں ۔ وہ اڈے بنا رہے ہیں ۔ یہ ارجنسی نہیں ہے اور اس معنوں میں یہ recent بھی نہیں ہے ۔ اس لیے مجھے اسے آؤٹ آف آڈر قرار دینا پڑے گا ۔ کیونکہ یہ urgent نہیں ہے ، اس لیے میں اسے آؤٹ آف آڈر قرار دیتا ہوں ۔

This is not a matter of recent occurrence. Therefore, I rule it out of order.

Yes, Khawaja Sahib, your next motion is regarding failure of the Federal Government to take effective steps to achieve stability in the cotton prices.

ADJOURNMENT MOTION RE : INSTABILITY IN COTTON PRICES

Khawaja Mohammad Safdar : Mr. Chairman, Sir, I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the Senate to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the Federal Government to take effective steps for achieving stability in the cotton prices which has resulted in a huge financial loss to cotton growers specially in the Punjab. This has caused wide-spread resentment amongst the public of Pakistan.

Mr. Chairman : Any objection from the Government side ?

Rao Abdus Sattar : Sir, I beg to oppose the motion.

میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : شکریہ - مجھے یاد آتا ہے کہ اس کا پچھلے سینٹ سیشن میں ذکر آیا تھا - اس پر بحث ہوگئی تھی - یہ سلسلہ تو اس وقت سے چل رہا ہے - اس میں اتار چڑھاؤ ہوتے رہے ہیں - ممکن ہے کہ اب حالات زیادہ خراب ہوگئے ہوں لیکن مجھے یاد ہے کہ آخری سیشن میں جو جنوری ، فروری میں ہوا تھا ، اس پر کافی بحث ہوگئی تھی -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اتنی گذارش کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا آپ کا حافظہ بڑا تیز ہے اور آپ خوب یاد رکھتے ہیں -

جناب چیئرمین : آپ جیسے دوست ہوں تو پھر حافظہ کیوں نہ تیز ہو -

خواجہ محمد صفدر : آپ نے بجا فرمایا - یہ مسئلہ میں نے ہی پیش کیا تھا - اس پر بحث نہیں ہوئی تھی - اس سے قطع نظر میں حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ روئی کی قیمتیں باوجود اس بات کے کہ روئی کی ایکسپورٹ ڈیوٹی میں پانچ فیصد کی کمی کا بھی حکومت نے اعلان کیا تھا اور یہ بھی اعلان کیا تھا کہ گورنمنٹ اس کی خود خریداری بھی شروع کرے گی اس کے باوجود روئی کی قیمتیں اس وقت بھی اس سطح پر نہیں آئیں جس سطح پر محترم وزیر صاحب نے پچھلے مہینے اعلان کیا تھا - بلکہ آج کے اخبار میں دیکھئے یہ نوائے وقت آج کا میرے ہاتھ میں ہے - حیدر آباد کے ایوان صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے صدر محمد اکرم نے کہا ہے کہ حکومت کو روئی اور سوت کی تجارت کے شعبہ میں پائی جانے والی صورت حال کا فوری نوٹس لینا چاہیے - ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ایکسپورٹ ڈیوٹی اتنی زیادہ ہے کہ کپڑے کے کارخانے اپنی پیداوار گھٹانے پر مجبور ہوگئے ہیں - ظاہر ہے

[Mr. Chairman]

اس صورت حال سے بے روزگاری پھیلے گی - سوت اور کپڑا ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو زرمبادلہ کی سب سے زیادہ آمدنی ہے - باہر کے ملکوں میں پاکستانی کپڑا بھیجنے کے سلسلے میں دشواری پیش آئی ہے - ان حالات کا تقاضا یہ ہے کہ معیاری کپڑے پر ڈیوٹی بالکل کم کردی جائے -

(مداخلت)

Mr. J. A. Rahim : On a point of order. The Chairman had given a ruling on another adjournment motion in which it was made clear that the matter was not of urgent importance. Price fluctuations are sometimes of long duration and they continue. This is really a motion to discuss the policy of the Government and I should be very happy to have this discussed but it has come as an adjournment motion.

جناب چیئرمین : جے اے رحیم صاحب ابھی میں نے رولنگ نہیں دی تھی بلکہ ان کو اشارۃً کہہ دیا تھا کہ یہ مسئلہ پہلے بھی ایوان میں پیش ہوچکا ہے اور اس پر بحث ہوچکی ہے - اس معنی میں وہ بھی اس کو تسلیم کر گئے ہیں لیکن انھوں نے آپ کی طرف صرف اس لیے رخ کیا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ کہا جائے - اتنا کہہ دیجیے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں تو وہ withdraw کرلیں گے -

مسٹر جے اے رحیم نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مسئلہ تسلی بخش طریقے سے حل ہو جائے تو آپ کو کیا اعتراض ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں چاہتا ہوں کہ کسانوں کو ان کی کپاس کی صحیح قیمت ملے - میرے موشن پیش کرنے کی یہی غرض ہے اور اگر حکومت اس غرض کے لیے کوئی مؤثر اقدامات کر رہی ہے تو میں اس تحریک التواء پر اصرار نہیں کروں گا -

جناب چیئرمین : مؤثر اقدامات کریں گے -

خواجہ محمد صفدر : میں پریس نہیں کرتا -

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : یہ کسانوں کی وکالت کررہے یا - - - - - -

جناب چیئرمین : میں نے آپ کو اجازت نہیں دی -

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : میں آپ کی اجازت سے ان سے سوال پوچھ رہا ہوں -

جناب چیئرمین : میں نے آپ کو اجازت دی نہیں اور آپ شروع ہوگئے -

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : اچھا تو پھر دے دیں نا اجازت !

جناب چیئرمین : آپ انتظار کریں میں اجازت دیتا ہوں۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : میں انتظار کر رہا ہوں آپ دیں اجازت !

جناب چیئرمین : اچھا اجازت ہے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : یہ کسانوں کی وکالت کر رہے ہیں یا آڑھتیوں کی۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں پنجاب کے کسانوں کی جن کا کہ میں نمائندہ ہوں ان کی وکالت کر رہا ہوں کیونکہ اس سال پنجاب میں کسانوں کو ستر، بہتر روپے فی من اپنی کپاس فروخت کرنا پڑی محض حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ چھوٹے کسانوں کو چھوڑیں ۔ میں آپ کو پنجاب کے ایسے کسان دکھاؤں جنھوں نے اپنی کپاس ۱۰۵ روپے فی من بیچی ہے اور جو hoarding کر رہے تھے۔

خواجہ محمد صفدر : جو فصل سندھ میں اتری ہے اس کی قیمت ۱۰۵ روپے تھی۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بہاولپور اور ملتان ڈویژن کے لوگوں نے ۱۰۷ روپے من بیچی ہے۔ یہ کاٹن کی فصل ہے اس کی آپ بات کر رہے ہیں پچھلے سال ایسا ہوا ہے کہ قیمتیں بعد میں بڑھی تھیں۔ کبھی پہلے بڑھتی ہیں کیونکہ اس میں vested interests کا ہاتھ ہے۔ وہ قیمتیں اوپر نیچے کرنے کے ماہر ہیں۔ آپ ان کی وکالت کرنے آئے ہیں یہاں۔ یہ جو بینک نیشنلائزیشن ہوئی تھی آپ اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر : شکر ہے وزیر تعلیم صاحب کو یہ خیال آگیا ہے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : آج آپ کسانوں کی بات کرتے ہیں عام طور پر آپ نے کبھی کسانوں کی بات نہیں کی آپ ہمیشہ ساہوکاروں کی بات کرتے ہیں، سیٹھوں کی بات کرتے ہیں بینک والوں کی بات کرتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر : آپ بھی تو سندھ کے وڈیروں میں سے ہیں کوئی غریب آدمی نہیں۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : خدا کا شکر ہے کہ جو کچھ کمایا اپنی محنت سے کمایا آج تک اپنے والدین سے ایک پیسہ نہیں لیا۔

Mr. J.A. Rahim : May I make the statement now ?

Mr. Chairman : Yes.

Mr. J.A. Rahim : *I will certainly say and put the Government's case to you. I think you will agree with me ultimately. First of all he speaks of the failure of the Federal Government in achieving stability in prices. Stability is not there. Prices always go up and by stability I mean that there should be kept a level Prices have been going up most of the time for quite a long time. Do you want the prices to come down ? Should the Government take measures to depress the prices ? If that is so, there is no stability. They keep on spiraling. This is what you mean. By stability I mean that prices are kept at a reasonable level. As you know, cotton being an export commodity as well, we are dependent on international prices but international prices are always liable to fluctuation as internal prices are liable to fluctuations. Our production at home does have an effect on prices, and it is possible that there are local fluctuations. Nevertheless, there is fluctuation in markets abroad It affects us because we are also exporters and the state of the market abroad does affect our internal prices. What has really happened is that the cotton growers had very good profits. The prices of cotton had been rising in the external market, in the international market, to a fabulous extent and, of course, our internal prices too have risen. Therefore, cotton growers on the whole for the last two years have been making and have been getting quite a lot of money. In fact, today the effort of some of the bigger cotton growers to hold back "kapas" would not have been possible, had they not made fabulous profits before. It actually has occurred. However, there is always trouble in the market. I have mentioned that the Government has not, of course, done anything so far to force the "kapas" growers to sell the stock.

Khawaja Mohammad Safadar : Why not reduce the export duty ?

Mr J.A. Rahim : *I will tell you. There has been definite speculation in the market to hold back cotton some time ago in expectation that the prices would go up still further. Speculators quoted prices which were not justified. Prices are always current in the market but they miscalculated them. International prices started to decline. So they have burnt their fingers. Speculators—it is no business of mine—speculators are always wanting to make a profit. But it is part of their own risk. Now what is the trouble ? The fact, of course, is that there has been a real depression partly seasonal in the cotton trade. One of the causes of restricted turnover in the international market has been overstocking of cotton for textiles. However, there is a crisis. The textile mills in many countries have been affected by high oil prices and the energy crisis. Therefore, one would expect that the cotton market abroad would be depressed. In fact, it has depressed but again I find that it is showing signs of rising. It probably will show signs of rising. We cannot say that the tendency to fall will continue. That is not correct. There has been slight depression caused also because of the prospect of increased cultivation of cotton in America. So, these are the factors that have ruled. There is no method of assessing the quantity all the time. It is just not possible. It is not possible, but I will give you a general tendency. I will deal with the points raised by him. I too don't think that huge losses have been incurred by the cultivators of Punjab. It is simply not correct that the losses have been incurred. On the other hand, Government don't want that growers should incur losses. Our policy will be to follow a line which would not depress the price of cotton But not necessarily the line that this is going to create a step rise in the price. That I think is to satisfy you, because of that stability, we don't want the growers to lose something But it is not our business to ignore the international market conditions as will force the steep rise of prices of our own country. That we don't

*Speech not corrected by the honourable Minister.

[Mr. J.A. Rahim]

want. The situation abroad is like this—decline in New York Future, specially increase in quantity of Cotton in U.S.A. Thirdly, decline in local prices have been in line with world prices, which has brought about selling pressure of 70% in up-country ginners, unloading of stock of cotton and hold-back in anticipation of the rise in price. I suppose it is a fact. Now, we certainly don't want the Cotton trade to get into difficulty, particularly the movement by too harsh a squeeze either. You see, there must be enough money supplied to the Cotton (to the spinning mills) to pay and buy the Cotton, and the ginners must effectively have money to buy the "Kapas". We will look after that. Export duty of Yarn—we will look after too. But not in your sense. We will watch the situation. We have already lowered export duty of yarn. I don't think that there is any justification at the moment. But nothing is at stake. I give you no assurance.

The State is not going to lose, they are going to export with the present rate of export and I don't think future is so bleak either. I don't think Government has so much to foster. I have issued my statement, which has been quite brief to satisfy him.

جناب چیئرمین : اب آپ کو تسلی ہو گئی ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : اب میں پریس نہیں کروں گا ۔

جناب چیئرمین : سیکرٹری قومی اسمبلی کی طرف سے یہ پیغام آیا ہے ۔ اسے پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔

MESSAGE FROM N.A. SECRETARIAT RE : ADOPTION OF THE ECONOMIC REFORMS (AMENDMENT) BILL, 1974

"Sir, in pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Economic Reforms Amendment Bill 1974 on the 29th March 1974. A copy of the Bill is transmitted herewith".

یہ ایک اور دوسرا پیغام ہے سیکرٹری قومی اسمبلی کی طرف سے ۔

MESSAGE FROM N.A. SECRETARIAT RE : ADOPTION OF THE MEMBERS OF PARLIAMENT (SALARIES AND ALLOWANCES) BILL, 1974

"Sir, in pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973, I have the honour to inform that National Assembly passed the Members of Parliament Salaries and Allowances Bill 1974 on the 29th March 1974. A copy of the Bill is transmitted herewith."

یہ تیسرا پیغام قومی اسمبلی کے سیکرٹری کی طرف سے ہے -

MESSAGE FROM N.A. SECRETARIAT RE: ADOPTION OF DISPLACED PERSONS LAND SETTLEMENT (AMENDMENT) BILL, 1974

"Sir, in pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973, I have the honour to inform that the National Assembly passed the Displaced Persons Land Settlement Amendment Bill 1974 on the 29th March 1974."

تو اب خواجہ صاحب آپ اپنا بل پیش کریں -

THE COPYRIGHT (AMENDMENT) BILL, 1974

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! میں اس بل کو اب ایوان میں زیر بحث نہیں رکھنا چاہتا - اس کی وجہ یہ ہے کہ مجلس قائمہ کا جس میں یہ مسئلہ پیش آیا میں بھی موجود تھا - وہاں چند مشکلات کا ذکر آیا جو کہ اس بل کی منظوری کے بعد پیدا ہوسکتی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر پارلیمنٹ کی لائبریری کے لیے یہ قانون بنا دئے کہ تمام ناشر اپنی کتابوں کی ایک ایک جلد اس لائبریری میں بھیجیں تو حضور والا ! اس طرح غیرضروری کتابیں بھی یہاں جمع ہوجائیں گی اور جگہ کی قلت پیدا ہوجائے گی - دوسرا یہ کہ مزید سٹاف بھی رکھنا پڑے گا جو ان غیرضروری کتابوں کی چھانٹی کرتا رہے - یہ بھی ایک مشکل جو ہے ابھی آپ نے بیان فرمائی ہے - اس لیے میں اسے ایوان میں پریس نہیں کروں گا - دوسرے وزیر قانون نے مجلس قائمہ میں بھی وعدہ فرمایا تھا ، کہ پارلیمنٹ کی لائبریری کی صورت حال کی اصلاح کی جائے گی اور ضروری کتابیں مہیا ہو جائیں گی - اس کے لیے وہ ضروری اقدامات کریں گے مجھے یقین ہے کہ ان کو اپنا وعدہ یاد ہوگا - اس وعدے کے اور ان مشکلات کے پیش نظر جو اس بل کی منظوری کے سلسلے میں پیدا ہوسکتی ہیں ، میں اس بل کو زیر بحث لانے پر اصرار نہیں کرتا -

جناب چیئرمین : یہ بل واپس لے لیں -

خواجہ محمد صفدر : ایوان سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں اسے واپس لے لوں گا -

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب کو اجازت دے دیں کہ وہ بل واپس لے لیں۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : لے لیں۔

جناب چیئرمین : اب اسٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ رفیع رضا کی طرف سے کوئی ممبر پیش کردے۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I have explained here also. What I said in the Standing Committee has been reproduced in the Report of the Standing Committee. They are examining the matter.

Mr. Chairman : In the last para, it has been reproduced.

Now, Standing Committee Report—Item No. 3.

STANDING COMMITTEE REPORT RE : ADMINISTRATOR GENERAL (AMENDMENT) BILL, 1974

An hon'ble Member : Sir, on behalf of the Chairman of the Standing Committee, I submit this Report to the House. The Administrator General (Amendment) Bill 1974, was considered by the Committee in its meeting held on Friday, 29th March, 1974. I present the Report before the House of the Standing Committee on the Bill Further to amend Administrator General Amendment Bill 1974.

جناب چیئر مین : رپوٹ پیش کی گئی ہے۔

That is all right Pirzada Sahib.

THE UNIVERSITY GRANTS COMMISSION BILL, 1974

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The question has already been put. The first reading has been completed. We will take up clause by clause.

جناب چیئرمین : فرسٹ ریڈنگ ختم ہو چکی ہے۔ اب دوسری اور تھرڈ ریڈنگ ہے کلاز بائی کلاز۔ خواجہ صاحب اب آپ اپنی amendment move کریں۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میری پہلی ترمیم سے جو اسی فہرست میں درج ہے ، میری مشکلات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ میں نے حضور والا ! یہ ترمیم پیش کی ہے کہ کلاز ۲ کے پیرا ۷ کو حذف کر دیا جائے۔ اس کی وجوہات میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین ! کل

[Khawaja Mohammad Safdar]

میں نے پہلی خواندگی کے دوران زیر بحث بل کے سلسلے میں اپنی گذارشات پیش کی تھیں اور یہ گزارش کی تھی کہ میری اکثر و بیشتر مشکلات حکومت کے ان اختیارات سے پیدا ہوتی ہیں جو اس بل کے ذریعہ حکومت حاصل کر رہی ہے اور جن کی وجہ سے یونیورسٹی گرانٹ کمیشن ایک خود مختار ادارہ نہیں رہتا۔ اس کی خوداختیاری کو کئی طریق سے مجروح کیا گیا ہے۔ جناب والا! اس وقت میری جتنی ترمیمیں اس ایوان میں پیش ہیں بیشتر اس موضوع سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اپنی ترمیموں کے ذریعے اس عظیم الشان ادارے کو ایک بااختیار ادارہ کی شکل دی جائے۔ حضور والا! میں اس ترمیم کے ذریعے اس سب کلاز کی مخالفت کر رہا ہوں۔ میرے نکتۂ نظر میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو کسی کنٹرولنگ اتھارٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ کنٹرولنگ اتھارٹی محض اس لیے وضع کی گئی ہے کہ مختلف طریقوں سے حکومت کا عمل و دخل اس ادارے میں جاری رہے اور یہ ادارہ اپنی صوابدید اور اپنے فہم و فراست کے مطابق کام نہ کر سکے۔ حضور والا! آگے چل کر آپ دیکھیں گے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی نے بہت سی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ میں اس مرحلے پر اس موضوع پر کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ پھر تکرار ہو جائے گی لیکن جو یہ اختیارات حکومت حاصل کرنا چاہتی ہے میں اس کے خلاف ہوں۔ اگر اس بل سے وہ تمام کلاز حذف کر دیں گے جن کے ذریعہ حکومت بعض اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کا اس ادارے سے کیا تعلق باقی رہے گا اور حکومت جو کروڑوں روپیہ اس ادارے کی امداد کے لیے اور اسے بہتر صورت میں چلانے کے لیے، یونیورسٹی کی عمارت تعمیر کرنے کے لیے اور یونیورسٹی میں نئے نئے شعبے کھولنے کے لیے کروڑوں روپیہ اس ادارے کے ہاتھ میں دے گی تو ظاہر ہے کہ حکومت کا کوئی نہ کوئی تعلق اس ادارے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ میرے نکتۂ نظر سے یہ تعلق اس حد تک ہونا چاہئے۔ جس سے اس ادارے کی خوداختیاری سلب نہ ہو اور میں نے اس موضوع کا مطالعہ کرتے ہوئے ہندوستان کا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ایکٹ ۱۹۵۶ء کا مطالعہ کیا ہے۔ ۱۹۶۹ء میں مغربی پاکستان کے سابقہ گورنر ایئر مارشل نور خان کے زمانے میں صوبائی حکومت نے تعلیمی میدان میں ایک تجویز پیش کی تھی۔ اگرچہ اس پر عمل درآمد نہ کیا جا سکا اور انہیں جلد اس عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔ مگر ان کی تجویز ایک کتاب کی صورت میں چھپی وہ ہماری لائبریری میں موجود ہے اور کسی جگہ سے بھی مل سکتی ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ ان دونوں رپورٹوں میں . . . . .

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Point of order. The Hon'ble Member should know that first of all he has to move an amendment, which cannot be moved. It is only meant for deletion. We have discussed it. However, I have not raised any objection. Without moving his amendment, he has started speaking. I do not object to that. But to tell us about Noor Khan's Report or an Indian Parliament's law—after all what is the meaning of this amendment ? He has to explain what is his amendment. He has not to say what is Air Marshal Noor Khan's Policy. So, he does not want the "controlling authority". That is all.

خواجہ محمد صفدر : میں نے تجویز پیش کی ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو حذف کر دیا جائے تو مجھے اس کی متبادل تجویز بھی دینی ہوگی کہ آخر یہ کروڑوں روپیہ . . . .

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب آپ کی آدھی بات درست ہے اور آدھی درست نہیں ہے ۔ آپ کی یہ تجویز ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی سرے سے موجود ہی نہ ہو اور آپ یہی چاہتے ہیں ۔ اسی لیے آپ نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ آپ کی ترمیم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ آپ اس کی متبادل تجویز پیش کریں اور یہ آپ جانتے ہیں کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی ۔ آپ کی امنڈمنٹ یہ ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی موجود ہی نہ ہو ۔ اس کی متبادل صورت کیا ہو ، اس کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : You have not given them.

خواجہ محمد صفدر : آپ نے رولنگ دے دی ہے تو میں مزید اس موضوع پر بات نہیں کرتا تو جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں . . . . .

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It is the third reading. That stage was at the first reading. Then he should have spoken as much as he liked.

Khawaja Mohammad Safdar : Not at all.

میں یہ عرض کروں گا کہ میں اس سب کلاز کی مخالفت کے لیے کھڑا ہوا ہوں ۔ میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں ۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی قسم کی کنٹرولنگ اتھارٹی اس بل کے ذریعہ معرض وجود میں آئے ، جسے مختلف قسم کے اختیارات حاصل ہوں اور اس ادارئے کا وقار مجروح ہو ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : *Sir, I oppose this amendment. And in reply to what has been said, I will only mention two or three points, which are very short.

---

*Speech not corrected by the honourable Minister.

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

Firstly, the object of the setting up of University Grants Commission was to take the University out of the clutches of bureaucracy. The Controlling Authority is not the Education Ministry, but the Minister for Education, who under the Constitution is an elected representative of the people and a Member of Parliament and answerable to Parliament. Therefore, there is no contradiction whatsoever between the Education Policy and this provision. And University Grants Commission has been taken away from the bureaucracy.

Secondly, the powers of the controlling authority are not such that one can say that there is undue interference. At the most, controlling authority can look at the decision, and if it comes to the conclusion that it needs reconsideration by the Commission, the papers will go back to the Commission. But there is no pressure or complusion on the Commission. The Commission can take the same decision and that decision will be final.

Thirdly, when crores of rupees from the public revenue are to be transferred to the statutory body, there has to be some link between that authority and the Federal Government. If tomorrow a question is asked from the Education Minister as to how these funds have been spent, who should give an answer, if the Education Minister does not have even the remotest possible link. That is all.

جناب چیئرمین : اب سوال ایوان کے سامنے یہ ہے :

''کہ کلاز ۲ سب کلاز (د) کو حذف کیا جائے'' ۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں وہ 'ہاں' کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ 'نہیں' کہیں ۔

(The motion was negatived)

جناب چیئرمین : ترمیم مسترد ہو گئی ۔ تو کلاز ۲ کو بل میں شامل کیا گیا ہے ۔ کلاز ۳ میں کوئی ترمیم نہیں ہے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : No, Sir, you have to put clause 2.

Mr. Chairman : I am sorry. You are correct.

اب اتنی انگریزی بولی گئی ہے تو میں بھی انگریزی بول لیتا ہوں کیونکہ اب ترجمہ کرنے میں ذرا دیر لگے گی ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : There is no amendment to Clause 3.

Mr. Chairman : I have some mercy for the Reporters. It was so easy, but there was no time to translate.

Now, we come to clause 3. There is no amendment to Clause 3.

The question is :

"That clause 3 forms part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 3 stands part of the Bill.

Now, we come to clause 4.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I move :

"That after paragraph (c) of sub-clause (i) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :—

"(c) Four honorary members, one each from the provinces of the Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That after paragraph (c) of sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :—

"(c) Four honorary members, one each from the provinces of the Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The amendment is opposed.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! جیسا کہ محترم وزیر صاحب نے ابھی ابھی یہ فرمایا ہے کہ یہ گرانٹ کمیشن کے ذریعے کروڑوں روپے دے دیں گے کیونکہ وہ ملک میں تعلیمی پالیسی کو بہتر طریقے سے چلانا چاہتے ہیں تو اس کلاز میں ایک چیئرمین ہے اور دو آنریری ممبرز ہیں لیکن ان دو ممبرز کے متعلق یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ تعلیمی ماہرین ہیں یا کسی اور ادارے کے کوئی سیکورٹی آفیسر ہیں یا کوئی scientists ہیں اس کی وضاحت نہیں کی - میری گذارش یہ تھی کہ یہ ایک خودمختار ادارہ ہے ، وفاقی حکومت نے اسے قائم کیا ہے -

جناب چیئرمین : شہزاد گل صاحب ! آپ ذرا بات تو سن لیں - آپ نے اعتراض کیا تھا کہ ان دو 'ممبرز' کے متعلق کوئی وضاحت نہیں ہوئی ، لہذا پیرزادہ صاحب نے فوراً اس کی وضاحت فرما دی ہے -

جناب شہزاد گل : میری یہ گزارش ہے کہ کمیشن کو بنانے والی وفاقی گورنمنٹ ہے اور سنٹرل گورنمنٹ ان ممبرز کی appointment کررہی ہے اور اس میں صوبائی حکومتوں کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی - لہذا ان دو آنریری ممبرز کی جگہ ہر ایک صوبہ سے ایک ایک نمائندہ لیا جائے جن کو صوبائی حکومتیں نامزد کریں - یہ میری درخواست ہے کہ صوبائی حکومتوں کو نمائندگی دی جائے - ہر ایک صوبہ سے ایک ایک نمائندہ ہو -

Mr Abdul Hafeez Pirzada : On a point of information—the Hon'ble Member may read sub-clause (2) of this Clause, *i.e.* Clause 4, where the qualifications of the Chairman, the members and the honorary members have been given.

Mr. Chairman : Sub-clause (2) of Clause 4.........

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I read the Clause :

"(2) The Chairman, the whole-time member and the honorary members shall be appointed by the Federal Government from amongst eminent educationists including scientists of repute."

Mr. Chairman :

"(2) The Chairman, the whole-time member and the honorary members shall be appointed by the Federal Government from amongst eminent educationists, including scientists of repute."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, this, in my humble opinion is not necessary to provide in the Bill. But I would assure my friend that this is the policy. It is actually being followed. You would appreciate from reading the Bill that there are 4 posts—one of Chairman, one of full-time member and two of part-time members—and the policy that has been laid down by the Ministry of Education is that these 4 posts shall go to the 4 Provinces. It is the Policy that has been decided. At the moment, two Provinces are represented, and two members from other two Provinces are going to be appointed. As for as the qualification is concerned, I can say that they will be the eminent educationists—one is an outstanding Scientist in the field of electronics chemistry and another is the Vice-Chancellor of the Peshawar University, who is at the moment on the Commission and two other eminent educationists are being appointed. So, this policy will be followed. In view of this assurance, which I give you on the floor of the House, I request you not to press this amendment.

جناب شہزاد گل : بس ٹھیک ہے جناب والا ! جب وہ assurance دے رہے ہیں کہ وہ تمام صوبوں کو نمائندگی دیں گے تو پھر ٹھیک ہے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Chairman : The amendment stands withdrawn.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, he should have leave of the House. It will be put to the House.

Mr. Chairman : Has he the leave of the House to withdraw this amendment ?

(Leave was granted)

Mr. Chairman : You have the leave of the House and the amendment stands withdrawn.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : His second amendment is redundant.

Mr. Chairman : Redundant.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I move :

"That the proviso to sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be deleted"

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the proviso to sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be deleted."

Is it not opposed ?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It is opposed. Actually, both, *i.e.* No. 4 and No. 5. should be put together, because 4 talks of deletion and 5 talks of substitution of Clause 3. It is better, if they are put together. If No. 4 is defeated, he will not be able to move No. 5.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes. I can move both. With your permission, may I move the next one as well :

"That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :

'(3) The Chairman and the members other than *ex-officio* members shall, unless he becomes disqualified for continuing as such under the rules that may be made under this Act, hold office for a period of three years, and shall be eligible for re-appointment."

Mr. Chairman : The motion moved before the House is :

"That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :—

"(3) The Chairman and the members other than *ex-officio* members shall, unless he becomes disqualified for continuing as such under the rules that may be made under this Act, hold office for a period of three years, and shall be eligible for re-appointment".

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : This is opposed.

Mr. Chairman : It is opposed.

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! مسودہ قانون زیر بحث میں ذیلی کلاز (۳) کی provision پر اعتراض کیا گیا ہے کہ جناب والا ! میں نے عرض کیا تھا کہ حکومت نے مختلف طریقوں سے اس نام نہاد نیم آزاد یا خود مختار ادارے کو پابند جولاں بنانے کی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ! آپ نے ابھی ابھی جو کلاز اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے اور وہ منظور بھی ہو چکی ہے ، اس میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حکومت اس کمیشن کے چیئرمین کو اس کمیشن کے مستقل ارکان کو اور اس کمیشن کے دو آزاد ارکان کو اپنی صوابدید کے مطابق چن سکتی ہے ۔ میں نے اس کلاز کی مخالفت نہیں کی اور اس بناء پر نہیں کی کہ حکومت کے چناؤ کے اختیارات کو محدود کرنے سے حکومت پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔

جیسا کہ محترم وزیر تعلیم نے ارشاد فرمایا اگر یہ اپنی مرضی کے مطابق

[Khawaja Mohammad Safdar]

کمیشن کے چیئرمین اور کمیشن کے ارکان کو چنتے ہیں تو پھر جناب وزیر تعلیم صاحب اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے چناؤ کی طرف سے اس ایوان میں یا نیشنل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوں ۔ جب چناؤ کی ہم نے کھلی چھٹی دی ہے ، جب پورے اختیارات ان کو تفویض کر دیئے ہیں کہ جس قسم کا چاہیں چناؤ کریں اچھا کریں یا برا کریں ، یہ ان کی ذمہ داری ہے اس کے بعد ان ارکان کو اور کمیشن کے چئرمین کو کم از کم ایک محدود میعاد کے لیے اپنی جگہ پر آزادی سے کام کرنے کی گنجائش فراہم کرنی چاہیے ۔ انہیں یہ موقع دینا چاہیے کہ وہ اپنی عقل و فکر ، اپنی فہم و فراست کے مطابق فیصلہ کریں ۔ مگر جناب والا ! ان کے سروں پر تلوار لٹکا دی گئی ہے ۔ جب وزیر صاحب چاہیں انہیں نکال دیں حکومت جب چاہے انہیں برخاست کر دے ایسی صورت میں وہ یکسوئی اور سنجیدگی سے اپنے فرائض سر انجام نہیں دے سکیں گے ۔

جناب والا ! اس قسم کے اداروں کے ارکان کی میعاد ملازمت میں انہیں مکمل تحفظ دیا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر جناب والا ! میں آپ کی خدمت میں انڈین یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کے ایکٹ ۱۹۵۶ سیکشن ۶ کو پڑھے دیتا ہوں :

"Indian University Grants Commission Act, 1956, Section 6: "Every member shall, unless he becomes disqualified for continuing as such under the rules that may be made under this Act, hold office for a period of six years."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : He cannot read that document.

(At this stage the Chair was vacated by Mr. Chairman and occupied by Mr. Deputy Chairman)

خواجہ محمد صفدر : جناب میں مثال پیش کر سکتا ہوں ۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کہ اس ایوان کے ارکان کسی کتاب سے کوئی حوالہ پیش نہیں کرسکتے ۔ ایسا ہے تو متعلقہ قاعدہ بتایا جائے ۔

"Proposals for new Education Policy, July, 1969.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : It cannot be quoted. We did not propound it. Under what rule are you quoting it?

Khawaja Mohammad Safdar : I can read any document.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : What is the sanctity and significance of that document?

Khawaja Muhammad Safdar : It is a proposal made by the Government.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Which Government, the Usurper's Government, do not forget that.

خواجہ محمد صفدر : جناب وزیر قانون اور وزیر تعلیم صاحب نے یہ اعتراض فرمایا ہے کہ میں اس کتاب سے کسی قسم کا حوالہ نہیں دے سکتا کیونکہ یہ قانونی حیثیت نہیں رکھتا ۔ میں انہیں یاد دلاؤں بیسوں Commission اس حکومت نے بھی قائم کیے ہیں ۔ اس سے پہلے بھی حکومتیں قائم کرتی رہی ہیں اور وہ کمیشن اپنی رپورٹ پیش کرتے رہے ہیں ۔ یہ ضروری نہیں کہ وزیر تعلیم صاحب اسے تسلیم کریں یہ پابند نہیں مگر میں اپنی دلیل کو مضبوط کرنے کے لیے ، اس کو تقویت پہنچانے کے لیے اس رپورٹ کا حوالہ دے رہا ہوں تاکہ یہ بتایا جا سکے کہ کچھ اور لوگوں نے بھی اس مسئلہ پر سوچ بچار کیا ہوا ہے جناب والا ! میں بڑے ادب سے ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ہر قسم کی رپورٹ یہاں پیش کی جا سکتی ہے اور اس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : What is the sanctity behind that that you are referring to it.

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب میں صرف یہ پوچھوں گا کہ پارلیمنٹ میں کن documents کو ریفر کیا جا سکتا ہے ۔ آپ اس سلسلے میں کوئی حوالہ پیش کریں ۔ کن documents کو پیش کیا جا سکتا ہے ۔ What are you quoting?

Khawaja Mohammad Safdar : I can quote from any book.

Mr. Deputy Chairman : What book ?

Khawaja Mohammad Safdar : Any book which is relevant to the subject, I can quote.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

(*Interruption*)

Mr. Deputy Chairman : Address the Chair instead of.........

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : He can either accuse the Government that we are violating our own policy. He can quote some book or authority or some law made by some country. What is the value of a document, which was mere opinion of a few individuals, which was never implemented. It was done in 1969, how are we bound by that ?

Khawaja Mohammad Safdar : You are not bound.

A Member : Then why are you burdening the record of the Senate ?

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! کسی مصنف کی کتاب کو اس خیال سے پڑھا جاتا ہے کہ کسی خاص موضوع پر اس کی کیا رائے ہے ایوان میں

کسی قسم کی تصنیف ہی کیوں نہ ہو ، کسی قسم کی کوئی دستاویز کیوں نہ ہو جس سے کہ میری دلیل کی تائید ہوتی ہو میں اسے ایوان میں پیش کر سکتا ہوں - اس پر کوئی پابندی نہیں ہے یا مجھے بتایا جائے کہاں پابندی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا یہ گورنمنٹ کا بنایا ہوا ہے ؟

(مداخلت)

Khawaja Mohammad Safdar : 'Provided that the Federal Government may at any time after giving the Chairman, or as the case may be a member, an opportunity of being heard, remove him from his office.'

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا یہ گورنمنٹ کا بنایا ہوا ہے ؟

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : He is only an employee of the Government. He is not representative of the people. There is a big difference between an employee and a representative. Which Commission is this, under what warrant this Commission was appointed? If it is a Commission we do not mind. Please tell us who appointed the Commission. Is it Sharif Commission ?

(*Interruption*)

Mr. Adbul Hafeez Pirzada : If it was a Commission appointed we will accept that.

(*Interruption*)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : We know if it is a Commission appointed by the Government, it is given some charter.

Khawaja Mohammad Safder : It was appointed by the Government.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : You are talking absurd. I will tell you that much.

Khawaja Mohammad Safdar : I challenge it. I will prove it.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : No wonder you were defeated by the people. You always think lopsidedly. That is why people threw you out and rejected you.

خواجہ محمد صفدر : آپ پارلیمنٹری پریکٹس کی بات کر رہے ہیں کہ پارلیمنٹری پریکٹس میں سے کوئی حوالہ دوں - ہمارے محترم وزیر تعلیم صاحب بہتر جانتے ہیں - میں ان کے علم کے متعلق شک نہیں کرتا لیکن جہاں تک میرا معمولی سا تجربہ ہے - وہ کہتے ہیں کہ میں ہار گیا تھا - ٹھیک ہے - لیکن میں گذشتہ ۲۵ سال سے . . . .

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ غیر ضروری بات کر رہے ہیں - یہ بحث پھر ہوگی - غیر ضروری بات نہ کریں - میں نے آپ سے صرف یہ پوچھا ہے کہ پارلیمنٹری

پریکٹس میں سے یا کسی کتاب میں سے آپ مجھے بتا سکیں گے کہ کن documents کو پارلیمنٹ میں refer کیا جا سکتا ہے۔

(مداخلت)

خواجہ محمد صفدر : آپ کا کیا خیال ہے کہ یہاں کوئی documents پیش نہیں کیے جا سکتے ؟ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں کوئی ریفرنس ، کوئی رول ، کوئی ضابطہ پارلیمنٹری پریکٹس کا حوالہ میں نے آپ کو پیش نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں آپ جب تک کسی ایسے document کا حوالہ ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر : میں اس رولنگ کے خلاف بطور پروٹسٹ واک آوٹ کرتا ہوں ۔ آپ یہاں کام کریں ہم یہاں عزت گنوانے نہیں آئے ۔ صاحب دیکھیں میں سیدھی بات کرتا ہوں کہ اگر تو آپ کے پاس کوئی رولنگ ہے کہ میں documents پیش نہیں کر سکتا تو ٹھیک ۔ ورنہ میں آپ کا حکم ماننے کے لیے تیار نہیں ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I would like to know what commission that is.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے میری بات سنی ہی نہیں آپ پہلے ہی واک آوٹ کر گئے ۔

When I am speaking you must resume your seat because I am speaking.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : We know that you were moving towards this.

خواجہ محمد صفدر : آپ کے پاس پورا دفتر ہے۔ آپ مجھے یہ رولنگ نکال کر بتائیں کہ میں یہ document پیش نہیں کر سکتا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس بات کی plea آپ لے رہے ہیں اور بحیثیت وکیل شاید آپ نے اتنا مطالعہ کیا ہوگا اور آپ کو معلوم ہے کہ onus آپ کا ہے اور اپنی plea کے لیے support آپ لائیں ۔

خواجہ محمد صفدر : جو اعتراض کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب مجھے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کو ابھی پارلیمنٹ کے آداب نہیں آئے ہیں ، میں بول رہا ہوں اور آپ کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہیں ، یہ کوئی قاعدہ ہے ؟ آپ یہی اس کرسی کی عزت کرتے ہیں ؟ میں بول رہا ہوں اور آپ interrupt کر رہے ہیں ۔ میں آپ سے یہ کہہ رہا تھا کہ جب تک آپ مجھے اس پوائنٹ پر مطمئن نہ کریں ، ہمارے پاس پارلیمنٹری پریکٹس ہے ۔ ہمارے پاس Rules of Conduct ہیں ہمارے پاس Rulings of the Courts ہیں ۔ ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے آپ مجھے مطمئن کریں کہ ،

[Mr. Deputy Chairman]

Which document can be referred in the argument or in support of the argument or to supplement the argument.

اس وقت تک میں صرف قانون کے حوالے سے اس رولنگ کے حوالے کی اجازت دے سکتا ہوں اور کسی چیز کے حوالے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ and this is for today ۔ اس کے بعد آپ اپنی بحث کو continue کر سکتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں اس بحث کو جاری رکھنے کے لیے تیار نہیں ہوں ، آپ ہاؤس کو adjourn کریں آدھے گھنٹے کے لیے کیونکہ ساری amendments میری ہیں ، میں لائبریری میں جا کر رولنگ دیکھ لوں ۔

Mr. Deputy Chairman : I am not bound.

بحث جاری رہے گی ۔ آپ لائبریری سے بے شک دیکھ لیں ایوان کا کام جاری رہے گا ۔

خواجہ محمد صفدر : میں تو جاتا ہوں ۔

(اس مرحلے پر خواجہ صاحب واک آوٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین : اور کوئی amendment ۔

جناب شہزاد گل : جناب والا ! اس کلاز کے متعلق میری بھی amendmenat ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کلاز پر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو فرمائیں ۔

جناب شہزاد گل : *جناب والا ! چونکہ پہلے محترم وزیر تعلیم صاحب اس کی مخالفت کر چکے ہیں اس لئے میں مختصراً گذارش کروں گا کہ اس ترمیم کا منشا صرف یہ ہے کہ کمیشن کے ممبران کو ملازمت کا تحفظ ملے اور وہ دل جمعی کے ساتھ اپنا کام جاری رکھ سکیں ۔ سب کلاز (۳) کے بارے میں یہ تجویز ہے کہ Proviso to sub-clause (3) of clause 4 of the Bill be deleted.

اس کے باوجود یہ Proviso یہاں add کیا گیا ہے ۔

"Provided that the Federal Government may at any time, after giving the Chairman or, as the case may be, a member an opportunity of being heard, remove him from his office".

یہ درست ہے کہ اس میں محترم وزیر تعلیم صاحب فرمائیں گے کہ show cause notice دیا جائے گا اور وہ لوگ explanation پیش کریں گے ۔ لیکن اس proviso سے ان کو مبرا کرنے کے لیے تا کہ ان کو یہ پریشانی نہ ہو یہ proviso ختم کیا جائے اور وہ دل جمعی کے ساتھ تین سال تک کام کرتے رہیں۔ انڈین گرانٹس کمیشن میں

*Speech not corrected by the honourable Senator.

سال تک ایک ممبر کا تقرر ہے جس کا حوالہ خواجہ صاحب دے رہے ہیں۔ انڈین گرانٹس کمیشن میں ایک ممبر کی مدت ملازمت ۲ سال قرار دی گئی ہے اور یہاں پر تین سال ہے۔ تین سال تک بھی اگر ایک ممبر کام نہ کر سکے اور اس کو اپنی ملازمت کا تحفظ نہ ہو تو وہ کام نہیں کر سکے گا۔ لہذا جیسا کہ کہا جا رہا ہے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ایک خودمختار ادارہ ہے، اس لیے اس کا ملازموں کو تحفظ دیا جانا ضروری ہے۔ لہذا پہلے تو اس Proviso کو ہٹا دیا جائے اور اگر نہیں ہٹایا جاتا تو اس میں ترمیم کی جائے اور ملازموں کو تحفظ دیا جائے۔

So, I beg to move :

"That proviso to sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be deleted."

I also beg to move :

"That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :—

'(3) The Chairman and the members other than *ex-officio* members shall, unless he becomes disqualified for continuing as such under the rules that may be made under this Act hold office for a period of three years and shall be eligible for re-appointment'."

سب کلاز (۳) میں کہا گیا ہے۔

Sub-clause (3) reads : "The Chairman and the members, other than the *ex-officio* members shall hold office for a period of three years and shall be eligible for re-appointment."

"Provided that the Federal Government may at any time, after giving the Chairman or, as the case may be, a member an opportunity of being heard, remove him from his office."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : *Sir, this point came up for discussion yesterday also. I would like to assure my honourable friend that the biggest security of employment is the 'show cause notice'. The moment you incorporate the provisions of 'show cause notice' that meets the principle of natural justice of opportunity of being heard before a person is condemned or removed, and the whole matter becomes justiciable. The biggest guarantee that Government servant had even in the previous Constitution—the Constitutional guarantee in the Interim Constitution of 1972, in the Constitution of 1962, in the Constitution of 1956 or in the Constitutional document or instrument before that—was that he was entitled to be heard before he could be removed, and the second condition being that he was not to be removed by an authority inferior than the appointing authority. These were the only two guarantees given to services by the Constitution, which were called the Constitutional guarantees of the services. Now, in the present Constitution these provisions have been taken out of the Constitution and have been given in the form of statutes or laws or Acts of Parliament. Therefore, in this case the appointing authority being the Federal

*Speech not corrected by the honourable Minister.

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

Government, nobody less than the Federal Government can remove them so that the first guarantee is there. The second is that they must be heard before they are removed. The moment you hear them before taking action and you give them show cause notice that means you have heard them and then take recourse for their removal. After all you have given notice, you have handed over charges and they have replied and then the order is passed. If it is an absurd order, a frivolous order, a *mala fide* order, if it is an order which is unreasonable, which no reasonable person could have passed, the natural remedy lies by resort to courts of law and this order will be set aside There is no bar to jurisdiction of courts. That is being suggested in respect of some other laws but not this law ; so that the guarantee they need is there. Similarly, this provision is necessary to give guarantee of proper running of this commission. Suppose a person becomes insane, suppose a person becomes incapacitated on account of illness, suppose a person commits an offence then if you do not have any power, he is not at all removable. This is the safety valve which does not create any insecurity of service as far as the Chairman and members are concerned. On the contrary it is a provision which is absolutely necessary. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اور کوئی نہیں بولے گا ؟

I put the clause to the House.

The question is :

> "That the proviso to sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill be deleted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected.

The question is :

> "That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be substituted by the following, namely :—
>
> '(3) The Chairman and the members other than *ex-officio* member shall, unless he becomes disqualified for continuing as such under the rules that may be made under this Act, hold office for a period of three years, and shall be eligible for re-appointment'."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected. I put clause 4 of the Bill.

The question is :

> "That Clause 4 of the Bill stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 5, amendment No. 6. Mr. Shahzad Gul, Khawaja Mohammad Safdar.

Mr. Shahzad Gul : I am not moving it.

Mr. Deputy Chairman : Amendmend No. 6, Clause 5, not moved. There is no amendment to clause 6, therefore, I put this clause.

The question is :

"That Clause 5 and 6 stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*).

Mr. Deputy Chairman : Clause 5 and 6 stand part of the Bill. Clause 7, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I beg to move :

"That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, after the word 'day' a comma be inserted and the word 'and' in the second line be deleted, and in between the words 'time' and 'as' the following words be inserted, namely :—

'and at such place.' "

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 7. Amendment moved :

"That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, after the word 'day' a comma be inserted and the word 'and' in the second line be deleted, and in between the words 'time' and 'as' the following words be inserted, namely :—

'and at such place.' "

Yes, Mr Pirzada.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I oppose this motion.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed. Yes, you can move the next amendment about the same clause.

جناب شہزاد گل : ساری اکھٹی ہیں ، اگر اجازت ہو تو اکھٹی پیش کردوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پہلے ے پڑھ لیں ۔ باقی کو بعد میں لیں گے ۔

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That provisos to sub-clause (4) and sub-clause (5) of Clause 7 of the Bill, be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Motion moved :

"That provisos to sub-clause (4) and sub-clause (5) of Clause 7 of the Bill be deleted."

That is not Mr. Shahzad Gul's amendment ; that was Khawaja Safdar's amend ent.

Motion moved is :

"That sub-clause (5) of Clause 7 of the Bill, be deleted."

No. 10 You are moving No. 10 on Clause 7. Nos. 8 and 9 not moved.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That sub-clause (5) of Clause 7 of the Bill, be deleted."

Mr. Deputy Chairman : You have moved No. 10.

Motion moved :

"That sub-clause (5) of Clause 7 of the Bill be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, it is opposed.

Mr. Deputy Chairman : Yes, you can speak on the amendments.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! یہ کلاز جو ہے ۔ کمیشن کی میٹنگ کے متعلق اس میں ذکر کیا گیا ہے ۔ سب سیکشن ۵ میں ہے ۔

"The meetings of the Commission shall be held at its headquarters :" which is Islamabad.

"Provided that the Commission may with the prior approval of the Controlling Authority, hold a meeting at any other place."

اس میں میٹنگ کرنے کے لیے کمیشن کو controlling authority کا دست نگر بنایا گیا ہے ۔ یعنی اگر کسی جگہ بھی کراچی ، لاہور میں میٹنگ کرنی ہو تو اسے میٹنگ کرنے کے لیے prior permission لینا پڑتی ہے ۔ اس provision کو delete کیا جانا چاہیے اور اس کی جگہ sub-section میں یہ add کرنا چاہیے کہ :

"At such place as Chairman may direct".

کمیشن کی جہاں بھی مرضی ہو اسلام آباد ہیڈ کوارٹر کے علاوہ باہر جہاں بھی چاہے میٹنگ بلا سکتا ہے ۔ اس کے بغیر کمیشن کا کام صحیح طریقے سے نہیں چل سکے گا ۔ تاکہ یہ کنٹرولنگ اتھارٹی سے آزاد ہو ۔ اس ضمن میں یہ دونوں امنڈمنٹ پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Pirzada.

Mr: Abdul Hafeez Pirzada : *Sir, the normal practice is for Commissions to hold meetings at the place of their Headquarters. Thus any practice to the contrary would be in derogation to the authority of the Constitution. Then it will become a Commission of rowing inquiry. As was pointed out by Senator Rafi Raza yesterday this limitation is there even on the superior courts like the Supreme Court of Pakistan. It can hold its sittings at its principal seat, which is Lahore, without any let or hindrance but the moment Supreme Court decides to sit outside its headquarters, for instance, if they like to sit at Peshawar or Karachi, they have to get President's approval, because the moment a large body like a Commission starts moving with its record etc., this involves additional expenditure and budgets are sanctioned by the Government. Now, the budget of the Commission will be sanctioned along with the budget of the Ministry of Education, therefore, the Controlling Authority must have some

*Speech not corrected by the honourable Minister.

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

say in the matter. If the Commission decides itself to become a Commission of Rowing inquiry while the dignity and decorum of the Commission requires that it should sit and deliberate here, it is not proper. They can send their officers to outside places but as their headquarters is here and their record is here, their office is here, they should hold their meeting here. This is the normal procedure. In case any court or authority wants to hold meetings at any time or as many times in the year as they like they can do it as long as they do it at the headquarters. But if they want to hold the meeting at some other place then this is restricted. This applies even in case of limited companies, public limited companies. They can hold meetings at their headquarters but if they want to hold meeting at any other place, this can only be done by giving notice to the Registrar and, therefore, this is not an offensive provision.

Mr. Deputy Chairman : The question is :

"That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Bill, after the word 'day' a comma be inserted and the word 'and' in the second line be deleted, and in between the words 'time' and 'as' the following words be inserted, namely :—

'and at such place.' "

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected. Next.

The question is :

"That sub-clause 5 of Clause 7 of the Bill, be deleted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : Next amendment No. 11 Khawaja Mohammad Safdar, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : I beg to move :

"That after Clause 7 of the Bill, the following new clause be added as Clause 8 and the subsequent clause be re-numbered, namely :—

(1) The Commission may associate with itself, in such manner and for such purposes as may be determined by regulations made under this Act, any person whose assistance or advice it may desire in carrying out any of the provisions of this Act.

(2) A person associated with it by the Commission under sub-section (1) for any purpose shall have a right to take part in the discussion relevant to that purpose, but shall not have a right to vote at a meeting of the Commission and shall not be a member for any other purpose".

Mr. Deputy Chairman : Amendment moved is :

"That after Clause 7 of the Bill, the following new clause be added as Clause 8 and the subsequent clauses be re-numbered, namely :—

(1) The Commission may associate with itself, in such manner and for such purposes as may be determined by regulation made under this Act, any person whose assistance or advice it may desire in carrying out any of the provisions of this Act.

(2) A person associated with it by the Commission under sub-section (1) for any purpose shall have a right to take part in the discussion relevant to that purpose, but shall not have a right to vote at a meeting of the Commission and shall not be a member for any other purpose."

Yes, Mr. Pirzada.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : I oppose this.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed. Will you please elaborate.

جناب شہزاد گل : *جناب والا ! اس قسم کا provision انڈین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ۱۹۵۶ء میں موجود ہے کہ اگر کمیشن کو ضرورت پڑے تو اس کے لیے associate ممبر سے مشورہ لینا ضروری ہوگا - بل میں ایسا provision موجود ہو ، پھر اس طرح جو ایسوسی ایٹ ممبر مقرر ہوگا - وہ discussion میں حصہ لے سکے گا - مگر اس کو ووٹ کا حق حاصل نہیں ہوگا - اس سے مشورہ ضروری ہوگا - اس قسم کا provision کسی جگہ بھی موجود نہیں ہے - حالانکہ انڈین گرانٹس کمیشن جو ہے اس میں اس قسم کا provision موجود ہے - اس لیے اس بل کو جامع بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس میں پھر دوبارہ امنڈمنٹ لانے کی ضرورت نہ پڑے - اس لیے اسی موقعہ پر اس میں اس قسم کا provision رکھا جائے تاکہ آئندہ کے لیے یہ خامی نہ رہے - اس لیے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس میں associate ممبر کو شامل کیا جائے -

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : The new clause is not based on any principle of law which is missing from this. It is only an enabling provision to allow smooth operation of the Commission. Now this purpose can be served equally well by resort to the rule making power. These are matters of detail which the Commission will look after by framing all the rules. In the framing of the rules the initiative is with the Commission rather than with anybody else. That is why we have left these matters dealing with the assistance that the Commission may require to the discretion of the Commission to achieve those by framing proper rules under Clause 15 of the Bill. Therefore, this matter will be superficial and it will at all not be necessary.

*Speech not corrected by the honourable Senator.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That after Clause 7 of the Bill, the following new clause be added as Clause 8 and the subsequent clauses be re-numbered, namely :—

(1) The Commission may associate with itself, in such manner and for such purposes as may be determined by regulations made under this Act, any person whose assistance or advice it may desire in carrying out any of the provisions of this Act.

(2) A person associated with it by the Commission under sub-section (1) for any purpose shall have a right to take part in the discussion relevant to that purpose, but shall not have a right to vote at a meeting of the Commission and shall not be a member for any other purpose."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected.

I put Clause 7 now.

The question before the House is—

"That Clause 7 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clause 7 do stand part of the Bill.

Now Clause 8. Amendment No. 12. Yes, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Amendments No. 12, 13 and 14 not moved. I move amendment No. 15. I move—

"That paras (e) and (h) of sub-clause (I) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Motion moved—

"That paras (e) and (h) of sub-clause (1) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Motion is opposed.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں آپ کی اور امنڈمنٹ ہے -

جناب شہزاد گل : کلاز 1 میں نہیں ہے - دوسری کلاز میں ہے - جناب والا ! کمیشن کے اختیارات اور functions کلاز نمبر ۸ میں بنائے گئے ہیں - اختیارات اور functions کے علاوہ پیرا e میں یہ ہے :

[Mr. Shahzad Gul]

(e) "institute fellowships, scholarships and visiting professorships in various universities of Pakistan" ; and in (h) it is said :

(h) "supervise generally the academic programme and development of various institutions of higher learning and education in the country."

ان دو پیروں میں جو functions کمیشن کو دیے جا رہے ہیں - اس سے یونیورسٹی کی خودمختاری جو ہے وہ affect ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ صوبائی خودمختاری میں کافی عمل و دخل کے مترادف ہے - آخر کچھ نہ کچھ اختیارات اور functions تو صوبوں کے لیے چھوڑے جائیں - سارے کے سارے اختیارات اور functions جو ہیں وہ محکمہ تعلیم کے کمیشن کے پاس آجائیں گے اور کمیشن ایک وفاقی ادارہ ہے اور اسی سلسلے میں محترم وزیر تعلیم نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ صوبوں سے ایک پیسہ نہیں لیا جائے گا - مگر پھر بھی صوبوں کے لیے واضح تحریری گارنٹی نہیں ہے - میں نے ان کی یقین دہانی پر اپنی ترمیم واپس لے لی ہے اور یونیورسٹی کی خودمختاری اور functions کے علاوہ کافی اختیارات اس کمیشن کو سونپے گئے ہیں - اس سے یونیورسٹی کی خودمختاری باقی نہیں رہتی - یونیورسٹی کی خودمختاری اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے یہ سب کلاز نکال دی جائے تو بہتر ہو گا -

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : *Sir, the apprehension in my humble opinion is not well-founded because there is qualification and over-rider to this subservient clause in sub-clause (1) of Clause 8. The Commission will undertake these functions not on its own but it will do so in consultation with the Federal Government, a provincial Government or the university or other body concerned. So, this is going to be a co-ordinated effort. Naturally if the university says that we do not need anything and the Commission comes to the conclusion that the teacher is not wanted, fellowship is not wanted, scholarship is not wanted, how is it to be thrusted on them. So, this will happen in consultation. The University even today looks to the Federal Government and not to the Provincial Government for institution of fellowships. For instance, the visiting professors who come from abroad cannot be made available to the Universities by the Provincial Government or by the universities themselves. The Federal Government comes in it. The Federal Government is shedding all this responsibility and it is asking the University Grants Commission to do it. The qualification is very clearly laid down that this will be done in consultation with the University or the Provincial Government or the Federal Government if it is Federal University. So, there is no cause for apprehension.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That paras (e) and (h) of sub-clause (1) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

(*The motion was negatived*).

---

*Speech not corrected by the honourable Minister.

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected.

Yes, No 16, Khawaja Mohammad Safdar. (Not moved).

Now, Amendment No. 17. Yes, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir I move :

"That para (a) of sub-clause (2) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

I will also move No. 18.

Sir I move :

"That sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Motion moved is :

"That para (a) of sub-clause (2) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

Motion No. 2 is :

"That sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Motion is opposed.

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : I read out :

"Advise the Federal Government or a Provincial Government—

(a) on the establishment of a new university or the expansion of the activities of an existing university or promotion of higher education ;"

and sub-clause (3)

"bring to the notice of the Federal Government or a Provincial Government the problems of teachers and students and recommend measures for solution thereof."

یہ دونوں (a) اور سب کلاز (۳) میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو جو اختیارات سونپے جارہے ہیں یہ بل آئین میں تمام اختیارات سے تجاوز کر رہا ہے اور یہ صوبائی خود مختاری کی مداخلت کے مترادف ہے ۔ اس میں یہ ہے کہ :

Curriculam, syllabus, planning policy, centres of excellence and standards of eoucation.

یہ Concurrent List میں ہیں ۔ اس میں تمام اختیارات گرانٹس کمیشن کو دیے جارہے ہیں ۔ حضور والا ! کچھ ذمہ داریاں صوبائی حکومت کی بھی ہیں ۔ صوبائی محکمۂ تعلیم کے پاس پھر کیا رہ جاتا ہے ۔ کچھ نہ کچھ کام تو اپنے اپنے صوبوں

میں انھوں نے بھی کوٹا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ محترم وزیر تعلیم صاحب اس کے ذریعے advice دیں گے اگر وہ advice نہیں دیں گے تو صوبائی حکومت کام نہیں کرسکتی بلکہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کی پابند ہوگی کیونکہ اگر ان کو advisor کوئی advice نہیں دے گا تو یہ اپنی مرضی سے کسی افسر کا تقرر نہیں کرسکے گی۔ لہٰذا حضور والا ! میری اس suggestion کو قبول فرمایا جائے۔ اس سے یہ بہت بہتر ہوگا اور Provincial Government کی autonomy میں بھی مداخلت نہیں ہوگی۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Actually, the honourable Member in his concluding portion of the speech has already said what I wanted to say. I just elaborate a little. This is not a power to interfere with provincial autonomy. This confers on the Commission under sub-clause (2) only an advisory capacity in which can keep on tendering their advice. May be sometimes a Provincial Government may need advice on some expert institutions. Where does it say that the advice tendered by the Commission shall be binding on the Provincial Government ? It is an advice. If they accept, it will be for the good of the University and if they do not, they cannot be forced. The Province has autonomy. It can do whatever it likes. In sub-clause (3) of Clause 8, the jurisdiction is merely recommendatory. There will be experts sitting in the Commission. They will bring out what are the problems facing the students, what are the problems facing the teachers and bring those to the notice of the Provincial Government or the Federal Government, if it is a Federal University, because no distinction is being drawn between the Federal Government and the Provincial Government. Then it is for the Government to act on the advice and for their benefit or not to act and take the consequences. That's all. There is no interference with the provincial autonomy.

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is :

"That para (a) of sub-clause (2) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

and

"That sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill, be deleted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: The amendments are rejected.

Next No. 19, Khawaja Mohammad Safdar and Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul: I would not move.

Mr. Deputy Chairman: No. 19 not moved. There is no other amendment. I will put Clause 8.

The question before the House is :

"That Clause 8 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: Clause 8 stands part of the Bill.

Clause 9—Amendment No. 20.

*Speech not corrected by the honourable Minister.

Mr. Shahzad Gul : No. 20 not moved.

Mr. Deputy Chairman : There is no other amendment. No amendment in Clause 10, there is one in Clause 11. I will put Clauses 9 and 10.

The question before the House is :

"That Clauses 9 and 10 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clauses 9 and 10 stand part of the Bill.

Now Clause No. 11—Amendment No. 21.

Mr. Shahzad Gul : 21 not moved.

Mr. Deputy Chairman : Are you moving No. 22 ?

Mr. Shahzad Gul : No, Sir, not moved.

Mr Deputy Chairman : 23, are you moviug ?

Mr. Shahzad Gul : 23 not moved.

Mr. Deputy Chairman : There is no other amendment. I will put the Clause 11.

The question before the House is :

"That Clause 11 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 11 stands part of the Bill.

Now, Clause 12, amendment No. 24, Mr. Shahzad Gul and Khawaja Mohammad Safdar.

Mr. Shahzad Gul . Not moved. I will move 25.

Mr. Deputy Chairman : 24 not moved. 25, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I move—

"That in Clause 12 of the Bill, the words and commas "and, with the prior approval of the Controlling Authority, advisors and officers", be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Motion moved :

"That in clause 12 of the Bill, the words and commas 'and with the prior approved of the Controlling Authority, advisor and officers', be deleted."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : I will read clause 12. It says:

"12. Appointment of officers, employees, etc.—For the efficient performance of its functions, the Commission may appoint its employees and, with the prior approval of the Controlling Authority, advisers and officers, on such terms and conditions as may be prescribed."

جناب شہزاد گل : *جب گرانٹس کمیشن بااختیار ادارہ ہے تو پھر Adviser
یا کسی افسر کے تقرر کے لیے Controlling Authority کی کیا ضرورت ہے ؟
کیا کنٹرولنگ اتھارٹی کمیشن کے ساتھ حکومت کی کابینہ کی طرح
قائم ہوگی کہ جب کمیشن کو افسر یا Adviser کی ضرورت ہوگی تو یہ حکومت
کے پاس یہ تجویز دے گا پھر اس پر بحث ہوگی ۔ اگر منسٹر صاحب موجود نہیں
ہوں گے تو کمیشن ان کے انتظار میں بیٹھا رہے گا پھر لمبی چوڑی بحث ہوگی
اور پھر اس کے بعد جو فیصلہ ہوگا اس کے مطابق افسروں کا تقرر ہوگا ؟ حضور
والا ! جب گرانٹس کمیشن ایک خودمختار ادارہ ہے تو اس کو یہ اتھارٹی ہونی
چاہیے کہ جب بھی کسی افسر یا Adviser کی ضرورت پڑے اس کا تقرر کر
سکے ۔ لیکن اس بل میں ہر قسم کے اختیارات حکومت کو حاصل ہیں کہ وہ
کسی بھی ملازم کو برطرف کر دے یا کمیشن کے کسی بھی ممبر کو ہٹا دے
کیونکہ کلاز ۴ میں یہ اختیار گورنمنٹ کے پاس ہے کہ وہ کسی کو بھی نکال
سکتی ہے کیونکہ اگر اصول سے کوئی غلط تقرر بھی کیا ہے تو پھر بھی فیڈرل
گورنمنٹ کے پاس اختیار ہے ۔ لہذا یہ پابندی کمیشن پر ہے کہ وہ ایڈوائزر کا
تقرر ابھی نہیں کر سکیں گے ۔ prior approval کے اختیارات ہٹائے جانے ضروری
ہیں تا کہ کمیشن بہتر طریقہ سے کام کر سکے ۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : **It is not correct that the Federal Government has the authority to remove any of the employees or officers of the Commission. The power is confined only to members of the Commission. You may kindly see sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill and the proviso to that sub-clause :

> "Provided that the Federal Government may at any time after giving the Chairman or, as the case may be, a member an opportunity of being heard, remove him from his office."

So, the Federal Government has no power with regard to other employees. Sir, it precisely because of this, in order to preserve the spirit of accountability that some one should be able to account for the appointments and the merits of appointment before the Parliament, so that prior consent is to be taken. Once the appointment is made the Federal Government has nothing to do further. Supposing a wrong appointment is made, how can I come here and be questioned here as to how a wrong person has been appointed. I would say I have got no power, do not ask me, ask the Commission. Now, the Commission can become answerable to the Parliament only through one of the Members of Parliament. There is no power to remove and this does not apply to the employees of the Commission. The Commission can straightaway appoint its employees without prior approval of the Controlling Authority. It is only in respect of appointments of the officers of the Commission that prior approval has to be taken. Therefore, this restriction does not apply to appointment of employees but only to the appointment of officers and by rules the Commission will determine as to who are the officers and who are the employees. That's all, Sir.

---

*Speech not corrected by the honourable Senator.

**Speech not corrected by the honourable Minister.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That in clause 12 of the Bill, the words and commas 'and, with the prior approval of the Controlling Authority, advisers and officers,' be deleted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : The amendment is rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clauses 12, 13 and 14 stand part of the Bill."

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Clause 15 may also be taken up.

Mr. Deputy Chairman: There is an amendment. There is a new clause after 14.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Khawaja Safdar is not here.

Mr. Deputy Chairman : Somebody may move on his behalf.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Amendment cannot be moved.

Mr. Deputy Chirman : I will put clauses 12, 13 and 14 first.

The questlon before the House is :

"That clauses 12, 13 and 14 stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clauses 12, 13 and 14 stand part of the Bill.

Now, amendment No. 26—Khawaja Mohammad Safdar. Not moved.

Now clause 15. The question before the House is :

"That clause 15 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clause 15 stands part of the Bill.

The question before the House is :

"That the Preamble, Clause 1 and Short title do stand part of the Bill"

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Preamble, Clause 1 and Short title stand part of the Bill.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, I beg to move :

"That the Bill to provide for the establishment of a University Grants Commission [The University Grants Commission Bill, 1974], be passed"

Mr. Deputy Chairman : **Motion is :**

"That the Bill to provide for the establishment of a University grants Commission [The University Grants Commission Bill 1974], be passed."

Mr. Shahzad Gul : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : There has been sufficient debate. I will not add anything in the third reading.

جناب شہزاد گل : *سب باہر چلے گئے ہیں - لیڈر آف میں اپوزیشن بھی نہیں ہیں - [illegible] کے لیے بیٹھا تھا - پتہ نہیں انھوں نے کیا decide کیا ہے - پھر بھی رولنگ کے مطابق میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا - ہم بل کے اصول کے خلاف نہیں ہیں - یہ نہایت ضروری ہے کہ اس قسم کا گرانٹس کمیشن موجود ہو تاکہ وہ ملک میں اعلیٰ تعلیم اور ریسرچ کے کام کے لیے کام کرے اور ملک میں اعلیٰ تعلیمی معیار قائم ہو اور ملک سے ناخواندگی دور ہو - اس قسم کے کمیشن کا قیام نہایت ضروری ہے - میں نے فرسٹ ریڈنگ میں جتنی مخالفت کی تھی وہ مخالفت اس بناء پر کی تھی کہ اس قسم کے جو functions سونپے جا رہے ہیں اور جو اختیارات کمیشن کو دیے گئے ہیں وہ صوبائی خود مختاری میں مداخلت کے مترادف ہیں اور بعض دفعات میں جو اختیارات کمیشن کو دیے گئے ہیں . وہ یقیناً صوبائی خودمختاری کو متاثر کرتے ہیں - اب یہ ہم کمیشن پر چھوڑتے ہیں اور وفاقی حکومت پر کہ آئین کے یہ دعویدار ہیں کہ ہم نے آئین میں صوبائی خود مختاری کی ضمانت دی ہے - ہر جگہ پر اور وقت محترم وزیر تعلیم صاحب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے صوبائی خودمختاری کی ضمانت دی ہے اور اس ضمانت کی حفاظت کے لیے میں یہاں پر کھڑا ہوں کہ اس میں مداخلت نہ ہو ، کمیشن اپنا کام بہتر طریقہ سے چلائے اور صوبے کے اختیارات میں زیادہ مداخلت نہ کرے - ان کے مشورہ پر بھی کام کرے اور صوبے میں جو کام ہے وہ برابری کی بنیاد پر ہو اور ان کے مطابق ہر صوبے میں نئی یونیورسٹیاں قائم ہوں - ابھی ابھی محترم وزیر قانون صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ایک یونیورسٹی فرنٹیر میں اور ایک یونیورسٹی ایبٹ آباد میں قائم کی جائے گی - میں خوش ہوں گا کہ کمیشن جتنی جلد ہو سکے وہ یونیورسٹیوں کے قیام کے لیے فیصلہ کریں اور اس کے لیے سٹاف مہیا کریں اس طرح پسماندہ علاقے جو ہیں اور پسماندہ صوبے جو ہیں خصوصاً صوبہ سرحد اور بلوچستان وہاں پر میں التماس کروں گا کہ کمیشن اپنی سرگرمیاں جو ہیں اپنے جو اختیارات ہیں یہ وہاں پر تعلیمی میدان میں چلانا ضروری

---

*Speech not corrected by the honourable Senator.

[Mr. Shahzad Gul]

ہے ان کو پورا کرنے کے لیے اقدامات سب سے پہلے کریے اور اؤلیت دے۔ اس سے ان علاقوں میں ناخواندگی دور ہونے میں مدد ملے گی اور ملک خوشحال ترقی کی طرف گامزن ہو سکے گا۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : *I can assure my honourable friend that this is the intention behind setting up the University Grants Commission that the amount that is placed at the disposal of the Education Ministry is to help and aid the universities. I would like to inform him that it is well in excess of Rs 2 crores a year. It is for the first time that we have institutionalised arrangements for giving this help and grant to the universities. For the first time an expert body would decide upon the needs of the universities, how to help them Please believe me that before this institution came into force, it was quite possible for a man like me, an Education Minister, to take any arbitrary decision and make any division of this huge amount of money and dole it out to the universities without having any means to find out whether this amount was at all utilised or not. The object is to see that money is properly utilised in fields of education which are permitted and productive and constructive and contributive to national development and national cause. I thank you very much.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

> "That the Bill to provide for the establishment of a University Grants Commission (The University Grants Commission Bill, 1974), be passed".

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands passed.

(Clappings and thumping of the desk)

Mr. Deputy Chairman : I have received direction from the Chairman that there will be no sitting of Senate on Saturday *i.e.* Tomorrow. Therefore, the Senate will meet on Monday at 9.30 a.m.

The Senate adjourned till half past nine of the clock in the morning on Monday, April 1, 1974.

---

*Speech not corrected by the honourable Minister.